پاکستانی معاشرہ میں اسلامی تہذیب وتمدن کا احیاء: سیرت طیبہ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

(Revival of Islamic Civilization in Pakistani Society: An Analytical Study in the Light of Sira-e-Taiba)

Hafiz Jawad Haseeb [1]
Dr. Syed Muhammad Shahid Tirmizi [2]
Dr. Hafiz Jamshed Akhter [3]

Abstract:

Islamic civilization is one of the universal civilizations which has its own distinguished principles and strong foundations, laid upon the goodness and prosperity. For Centuries the Muslim-Ummah has been ruling all over the Known world due to its academic excellence, statesmanship, economic aspects and military power. After 17th century, the Muslim Ummah gradually started moving towards its decline. On the other side .the western civilization captured the horizon of the world .it was the beginning of the 19th century when the Muslim around the world went influence under the western civilization the values and tradition of Islamic civilization were considered as hackneyed both mentally and practically in Turkey ,due to the impact of Ataturk and in the sub-continent due to the influence of English imperialism ,the Muslims started to imitate western civilization in the dress, food dialect values and was of living etc. western values and tradition became benchmark of decency and courtesy. in the contemporary era, modern man of communication has played a negative role in this respect.TV dramas and commercials have made female-sex only a show piece. Eastern traditions are openly criticized. On the other hand, Islam teaches its followers a life based on decency and discipline in all the walks of life under Sīrat Al-Nabi (SAW).

Keywords: revival, Islamic civilization, Pakistani society, statesmanship, Eastern traditions

1. موضوعِ تحقیق کا تعارف، اہمیت پس منظر:

انسان کو ماہرین سماجیات سماجی حیوان کہتے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے انسان معاشرے کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا یہی وجہ ہے انسان سماجی اور تہذیبی ارتقائی منازل طے کر کے آج کے مہذب دور میں پہنچا ہے انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے یہ جب اشرف افضل کہلائے گا جب پیغام ہدایت کی پیروی کرے گا کیونکہ سماوی ہدایات میں خالق کائنات نے ایسی کشش اور نورانیت رکھی ہے جو بھی اسے

---

1. Lecturer(v) Department of Islamic & Arabic Studies, University of Sargodha
2. HOD Department of Islamic Studies, Bahria University Islamabad
3. Lecturer, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan

مان کر عمل پیرا ہو گا وہ سلامتی کی راہوں پر چلے گا۔ جو سماوی ہدایات کو پس پشت ڈالے گا وہ تنزلی اور ذلت کا شکار ہو گا۔ عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ سماوی ہدایات کو پس پشت ڈال کر مغربی تہذیب و تمدن کی دلدادہ ہو چکی ہے امتِ مسلمہ میں دن بدن اسلامی اقدار و روایات کا فقدان ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ اسلام اور مسلمان پوری دنیا میں صرف اسلامی اقدار و روایات کی بدولت پوری دنیا میں نمایاں رہے ہیں اور پوری دنیا میں نمایاں ہیں اسلامی اقدار و روایات کو ترک کر کے امت مسلمہ اپنا وقار پوری دنیا میں کھو رہی ہے۔ امتِ مسلمہ کی نوجوان نسل مغربی تہذیب وتمدن کی دلدادہ ہوتی جا رہی ہے مغربی تہذیب وتمدن کی آزادیوں کا موازنہ قرآن وسنت کی تعلیم سے کر رہی ہے۔ جبکہ مغرب خود اپنی تہذیب سے دلبرداشتہ ہو چکا ہے اور اسلامی تہذیب و تمدن کی خوبیوں کو اپنا کر پوری دنیا میں اپنا وقار بحال کر رہا ہے اسلامی تہذیب وتمدن کی اخلاقیات کی پیروی کر کے دنیاوی ترقیاں سمیٹ رہا ہے۔ قرون وسطیٰ میں جب یورپ پر جہالت چھائی ہوئی تھی مسلمانوں نے مغربی دنیا کو علوم کے آفتاب کی کرنوں سے منور کیا تھا لیکن انیسویں صدی میں خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد دنیا کی رہنمائی کا کام مغرب نے سنبھال لیا۔ مغربی تہذیب ایک طوفان کی مانند ابری اور عالمِ اسلام پر چھا گئی۔ مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب سے مسلم ممالک بری طرح متاثر ہوئے۔ مغربی تہذیب کے منفی اثرات نے پاکستانی معاشرہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا مغربی تہذیب کی یلغار سے مسلمانوں خصوصا پاکستانی معاشرہ کی حفاظت کے پیش نظر اس موضوع تحقیق کا انتخاب کیا۔ اس تحقیق کا بنیادی سوال ہے کہ کس طرح پاکستانی معاشرہ میں اسلامی تہذیب کا احیاء کیا جا سکتا ہے؟ اہل مغرب اسلامی تہذیب وتمدن کو غلط تصور خیال کر رہے ہیں، اور لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت وعداوت کا بیج بوتے رہتے ہیں اور اسلام سے رشتہ رکھنے والوں کو قدامت پرست کے نام سے یاد کرتے ہیں، لہٰذا ان کی اس فکری جدوجہد کی بدولت اسلامی تہذیب وتمدن کے آثار امتِ مسلمہ پر دن بدن ماند پڑتے جا رہے ہیں اور عصر حاضر کے مسلمان مغربی تہذیب وتمدن کے دلدادہ بنتے جا رہے ہیں، اس تحقیق کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ امتِ مسلمہ کو مغرب کے اس فریب سے روشناس کروا کر اسلامی تہذیب وتمدن کے احیاء میں کردار ادا کیا جا سکے۔ اسلامی اقدار وروایات کے احیاء کیلئے مختلف انداز میں محققین نے علمی کاوشیں کی ہیں جن میں سے چند ایک کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے ڈاکٹر محمد عویس کی کتاب" الحضا رة الاسلامیه ابدا ع الما ضی و افا ق المستقبل" "الحضآ رة الا سلامیه مقرنة با الحضاره الغربیه[4]" ڈاکٹر توفیق یوسف الواعی کا پی ایچ ڈی کا مقالہ،تا ریخ الحضا رة الا سلا میه و الفکر الاسلامی"[5]ڈاکٹر ابو زید شبلی کی تصنیف "تاریخ اتراث العربی"[6]تا ریخ اترا ث العربی ڈاکٹر فواد سیز گین کا ایک علمی شا ہکا ر ہے۔"أثر العربي في الحضارة الأروبية"[7]۔ڈاکٹر عباس محمود العقاد نے بڑے جامع انداز میں اسلامی تہذیب پر بحث کی ہے۔"الحضارةالإسلامية"[8]عبد الرحمن حسن

[4]Dr. Tofeeq Yousaf Al-waī, Alhazārat-ulIslamia Muqrnt bil Hazarat-ul-Al Garbia (Medina: Sikandaria Publisher ,1998 AD)

[5]Dr Abu Zaid Shibli,Tareekh Al HazartulislamiawlfikrulIslami(Al Qahira: Mktba Wahba,210AD)

[6]FwadSizken,TarekhAtras Al Arbi(Sauidia:JamiaMlikSaoud 2015 AD)

[7]Abbas Mahmood Al Eqad,AsarulArbifil Al Hazarh Al Arobia (Egypt: DarulNahza 2010 AD)

کی"تا ریخ الحضا رۃ الا سلامیہ"[9]ڈاکٹر عبد الوھاب کی تالیف ہے اسلامی ثقافت کے احیاء کے سلسلہ میں میڈیا کا کردار، مقالہ نگار محمد رضوان سعیدی بہاولپور یونیورسٹی 2015۔ پاکستانی ثقافت میں اسلامی اقدار کے اثرات کا تحقیقی جائزہ مقالہ نگار فضہ مسلم کراچی یونیورسٹی 2016۔ پاکستان میں نفاذِ اسلام کی کوششوں کا تنقیدی جائزہ مقالہ نگار ممتاز احمد نگران ڈاکٹر محمود اختر 2003 پنجاب یونیورسٹی ۔اسلامی اقدار کا احیاء اور پاکستان کا نظام تعلیم، مقالہ نگار محمد فاروق نگران مقالہ پروفیسر ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری نمل اسلام آباد 2015۔ پاکستان میں مروجہ غیر اسلامی رسومات کا تنقیدی جائزہ، مقالہ نگار ابو بکر نگران ڈاکٹر عبد الغفور وفاقی اردو اسلام آباد2016۔ پاکستانی سماج میں معاشرتی بگاڑ کے اسباب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل مقالہ نگار عبد الرؤف نگران ڈاکٹر ابرار اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور2008۔ تہذیبوں کے اختلاط کے دور میں اسلامی تہذیب کا کردار مقالہ نگار محمد مشتاق نگران ڈاکٹر صلاح الدین، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی 2012ء۔ مغرب کی تہذیبی و ثقافتی یلغار: ذرائع ابلاغ کا کردار مقالہ نگار فائزہ شریف، نگران ڈاکٹر ثمر فاروق پنجاب یونیورسٹی لاہور2004۔ ان کتب میں منتشر اور جزوی طور پر مذکورہ موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے تاہم ان میں پاکستانی معاشرہ میں سیرت النبی کی روشنی میں اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کو موضوع بحث نہیں بنایا گیا اس علمی و فکری خلاء کو پر کرنے کیلئے موضوع زیر بحث کا انتخاب کیا گیا۔

مقالہ ہذا کو تین اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے مقالہ کے پہلے حصہ میں موضوع تحقیق کا تعارف اہمیت اور علمی اور فکری پس منظر واضح کیا گیا ہے نیز اس موضوع پر موجود سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ لیا گیا اور ہے مقالہ کے مختلف اجزاء کی داخلی تقسیم و ترتیب واضح کی گئی ہے۔ دوسرے جز میں پاکستانی معاشرہ میں اسلامی تہذیب کے احیاء کیلئے اصول متعارف کروائے گئے ہیں نیز اسلامی تہذیب کے احیاء میں رکاوٹوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ تیسرے جز میں نتیجہ مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔

2. پاکستانی معاشرہ میں اسلامی تہذیب کے احیاء کی صورتیں:

ایمانیات کے ذریعہ سے اسلامی تہذیب و تمدن کا احیاء:

اسلامی تہذیب میں افراد انسانی کے تزکیہ نفس اور تعمیر شخصیت میں سب سے اہم چیز ایمانیات ہے ۔یعنی توحید رسالت، آخرت، فرشتوں اور آسمانی کتب پر ایمان رکھنا۔ اسلام کا نظام ایمانیات ایک مسلمان کو مہذب و شائستہ بنانے میں کیا کردار ادا کرتا ہے۔ سید مودودی کے الفاظ میں: اسلام کے نظام تہذیب کو مختلف عقلی اور علمی مراتب رکھنے والی وسیع انسانی آبادیوں اور ان کی زندگی کے مخفی اور جزئی سے جزئی شعبوں تک میں اپنی حکومت قائم رکھنے کیلئے جس قوت کی ضرورت ہے وہ صرف انہی ایمانیات سے حا

---

[8]AbdulrehmanHasan,AlHazarat-Ul-Islamia(Bairot:AlDarul Alshamia,1998 AD)

[9]DR Abdul Wahab,Tareekh-UL-Hazart-Ul-Islamia,Translatar,Hmza Tahir(Berot:ayenLedrasat -

صل ہو سکتی ہے[10]. ایمانیات حقیقت میں انفرادی سطح پر اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کا بنیادی ذریعہ ہے۔ کیونکہ تمام انبیاء و رسل نے اپنی دعوت کا آغاز عقائد کی اصلاح سے کیا۔ جب امتوں کے عقائد درست ہو گئے اعمال پر آنا مشکل نہ رہا۔ حضرت محمد ﷺ نے بھی مکہ مکرمہ میں 13 سال عقائد کے اصلاح کی محنت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں زیادہ تر احکامات نازل کئے گئے۔ اسلئے امت مسلمہ میں اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کیلئے عقائد کی اصلاح ناگزیر ہے۔

نظامِ عبادت کے ذریعہ اسلامی تہذیب و تمدن کا احیاء:

افرادِ معاشرہ کی ذہنی و فکری تطہیر اور جسمانی طہارت و نظافت میں اسلام کے نظام عبادت کو بہت اہمیت حاصل ہے بقول امام ابن تیمیہ :

"فبالقیام با الصلوۃ والزکوٰۃ و الصبر یصلح حال الرا عی والراعیۃ "[11]

(یعنی نماز زکوٰۃ اور صبر کے قیام سے راعی اور رعایا دونوں کے احوال درست رہتے ہیں۔)

اسلام کے نظامِ عبادت کا سب سے پہلا رکن نماز دین کا ستون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صرف نماز کے ساتھ ہی تہذیب و شائستگی کے حکیمانہ اصول و طریقے وابستہ ہیں۔ غیر مسلموں میں طہارت و نظافت کا وہ تصور ناپید ہے جو اسلام نے دیا۔ اسلام نے ہر نماز سے پہلے وضو کو فرض قرار دیا تاکہ مسلمانوں کو پاک رہنے کا خوگر بنایا جاسکے۔ استنجاء، بیت الخلاء اور طہارت کے وہ آداب سکھائے جن سے آج بھی دنیا کی تہذیب یافتہ اور ترقی یافتہ قومیں نابلد ہیں۔ دانتوں اور منہ کی صفائی کیلئے ہر نماز سے قبل مسواک کی تاکید فرمائی۔ آج مغربی تہذیب کے زیر اثر مسلمان عورتوں نے بھی نیم برہنہ باریک اور چست لباس پہننا شروع کر دیا ہے۔ نماز ان کی بھی اصلاح کرتی ہے آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ:(ستر عورت کے بغیر نماز نہیں ہوتی)[12] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی ادائیگی میں اطمینان و سکون کو ملحوظ خاطر رکھنے کی تاکید فرمائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں شامل ہوتے وقت بھی وقار واطمینان کا لحاظ رکھا جائے بھاگ دوڑ نہ کی جائے حدیث کے الفاظ ہیں(وعلیکم با لسکینہ فما ادرکتم فصلو[13])سکون و وقار اختیار کرو اور جتنا نماز سے مل جائے اسے ادا کرو نماز کی حالت میں تھوکنا اور خصوصا سامنے تھوکنا کا تہذیب و شائستگی کے منافی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"نماز میں کوئی شخص سامنے نہ تھوکے کہ اس وقت وہ خدا کے آمنے سامنے ہوتا ہے"۔[14]

---

[10]AbulAlaaMododi,IslamiTehzeb or is kyBunyadiAsool(Lahore:Islami publications,1996 AD)pg:112.
[11]Ibn-e-Taimiya,Iqtaza-Ul-Siraat-ul-Mustaqeem,Translater :Molana Shams Tabraiz Khan, Islami or Ghyr Islami Tehzeeb (Lucknow: Publication House, 1979AD) 106/1.
.[12] Abu dawod,sunsnabudawod,ketabu-al-salah, Hades No641
[13] Muslim bin Hijaj,SahehMuslim,Kitabu Al Slah,Hadith No 263.
[14]Alnsae,AhmdbnShoeb,Alsunan e Nesae,KitabulMasajid ,Hadith No 725.

سید سلیمان ندوی نماز کی تہذیبی اعتبار سے اہمیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں نماز تو در حقیقت ایمان کا ذائقہ روح کی غذا اور دل کی تسکین کا سامان ہے ۔مگر اسی کے ساتھ ساتھ وہ مسلمانوں کے اجتماعی ،اخلاقی، تمدنی اور معاشرتی اصطلاحات کا بھی کارگر آلہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے اخلاق وتمدن ومعاشرت کی جتنی اصلاحیں وجود میں آئیں ان کا بڑا حصہ نماز کی بدولت حاصل ہوا۔ اسی کا اثر ہے کہ اسلام نے ایک ایسے بدوی وحشی اور غیر متمدن ملک کو جس کو پہننے اوڑھنے کا بھی سلیقہ نہ تھا چند سال میں ادب وتہذیب کے اعلی معیار پر پہنچا دیا اور آج بھی اسلام کے جب افریقہ کے وحشی سے واحشی ملک میں پہنچ جاتا ہے تو وہ ملک کسی بیرونی تعلیم کے بغیر صرف مذہب کے اثر سے مہذب ومتمدن ہو جاتا ہے۔ متمدن قوموں میں جب وہ پہنچ جاتا ہے تو ان کے تخیل کو بلند سے بلند تر پاکیزہ سے پاکیزہ کر بنا دیتا ہے۔ اور ان کو اخلاص کی وہ تعلیم دیتا ہے جس کے سبب سے ان کا وہی کام جو پہلے مٹی تھا اب اکسیر بن جاتا ہے۔[15]

مغربی تہذیب وثقافت کے تصور حصول لذت اور مادہ پرستی نے شخصیت کے سوارنے، اچھا لباس پہننے ،اچھی سواری رکھنے اور گھر کو آراستہ کرنے کی آرزو نے مسابقت کی ایسی فضا پیدا کر دی ہے کہ جس کی وجہ سے معاشرہ میں میں مفادات کا تصادم، اور تقسیم دولت میں گہری ناہمواری پیدا ہو گئی ہے۔ دولت مندی کی برق رفتار اڑان نے معاشرے کو طبقات میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایسا منظر پیش کر دیا ہے جسے ماہرین سماجیات سوشل ڈراونزم(SOCIAL DARWINISM) کا نام دیتے ہیں۔ یعنی ایسا نظام جس میں مقاصد کے حصول کے لئے ہر ذریعہ اختیار کرنا جائز ہے۔[16]

عبادات سے رذائل اخلاق کا خاتمہ:

اس کے برعکس اسلام کا نظام زکوٰۃ دولت مند افراد کو خود پسندی اور عیش پرستی جیسے برے اخلاق اور مفلس افراد کو گداگری دیانت ذلت پرستی اور کم ہمتی جیسے پست اخلاق سے بچانے کے لئے دونوں طبقوں کی اصلاح وشائستگی میں معاون ومددگار ہوتا ہے۔ روزہ آدمی میں تقوی،ضبطِ نفس اور قناعت پسندی جیسی اعلیٰ صفات پیدا کرتا ہے۔ اس سے برائیوں سے اجتناب اور ریاکاری سے بچنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

افراد معاشرہ کے دلوں کی پرہیزگاری اور صفائی کے لئے روزہ جیسی اہم عبادت میں مشروع کی گئی انسانوں کے دلوں میں گناہوں کے اکثر جذبات بہیمی قوت کی افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان جذبات کی شدت کو کمزور کرنے کے لیے روزہ تہذیب نفس میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔بقول محمد السید الشیخون:

ShibliNomani,SeratuAlnabi(Lahore:Idarh Islamiat,2002 AD)4/100[15]
J.M.Kenzz,The End cy laissez Faire,Howgerth Press,1926,p13,14. [16]

"ان الصیام وسیلة الی اصلا ح النفوس و تهذیبها انه یری فی الا نسان فضیلة الصدق والوفاء و الا خلاص والا ما نة والصبر عند الشدائد"[17]

(روزہ نفوس انسانی کی اصلاح اور تہذیب کا وسیلہ ہے اس سے انسان میں سچائی وفا اخلاص امانت اور تکالیف کے وقت صبر کرنا جیسے خصائل پیدا ہوتے ہیں۔)

"مَنْ حَجَّ ہٰذَا الْبَيْتِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔" [18]

(جس نے اس گھر کا حج کیا اور اس دوران کوئی شہوانی کام کیا اور نہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ وہ یوں لوٹا، گویا اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا۔)

"مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ حَاجَةُظَاہِرَةٌ اَوْ سُلْطَانُ جَاءِرُ اَوْ مَرَضُ حَابِسُ فَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَہُوْدِيًا وَّ اِنْ شَآءَ نَصْرَ انِياً"[19]

(جس شخص کو کوئی ظاہری ضرورت یا ظالم بادشاہ یا مرض آڑے نہ ہو پھر اس شخص نے حج نہ کیا پس کوئی پرواہ نہیں وہ یہودی یا عیسائی ہو کر فوت ہو جائے۔)

حج کی صحیح آداب و شرائط کے ساتھ ادائیگی مسلمانوں میں اجتماعی اور اخلاقی سطح پر نیکی اور پرہیز گاری صلح اور امن و آشتی اور اخوت بھائی چارہ جیسے اوصاف حمیدہ پیدا کرتی ہے۔ مہذب و شائستہ انسان کبھی جھگڑالو نہیں ہوتا ارشاد ربانی ہے۔

"فَمَنْ فَرَضَ فِيہِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ۰ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۰ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللهُ۰ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۰ۡوَ اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ۔"

(اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے تم جو نیکی کروگے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر توشہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔)

الغرض اسلام کا نظام عبادت افراد معاشرہ کی فکری و ذہنی تطہیر اور جسمانی پاکیزگی اور صفائی کے ذریعہ سے ان میں اعلیٰ درجے کی تہذیب و شائستگی کو ترویج دیتا ہے کہ اس نظام عبادت میں ڈھلے ہوئے افراد ایک متمدن اور فلاحی معاشرہ کی تشکیل کے ضامن بن جاتے ہیں۔

Muhammad Al Syed Al Shykhon,AlebadatFil Islam(Madinah:AljamiaIslamiah 1977 AD),95.[17]
[18]Bukhari Hades No 1521
[19]Aldarmi ,Abu Muhammad Abdullah bin Abdul Rehman,DArmi(Lahore:Ansarulsunah)Hades No,1826

سماجی روابط کے ذریعہ سے اسلامی تہذیب وتمدن کا احیاء:

مغرب کے تصور انفرادیت (Individualism) نے معاشروں کے حالات پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں جس کے مطابق افراد کو اجتماعیت پر زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے[20]

مغرب کے تصور انفرادیت کے برعکس اسلام اجتماعیت پر زور دیتا ہے ہے علامہ ابن مسکویہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اجتماعیت انسانیت کی فطرت کا تقاضا ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب ''تہذیب الاخلاق''میں تحریر کرتے ہیں انسان طبعا انسانیت عامہ کی بہتری چاہتا ہے کسی ایک انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اکیلے انسانی تمدن اور تہذیب کے تمام مطالبات کو پورا کرے۔ اس لیے انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ کثیر تعداد میں بیک وقت اپنی مشترکہ بہتری کے لیے لیے جمع ہو جائیں باہمی تعاون سے انسانی ترقی کیلیئے کام کریں۔[21]

امام غزالی کی نظر میں اجتماعیت: امام غزالی رحمہ اللہ علیہ اجتماعی نظم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں ہر فرد انسانی اپنی تخلیق کی رو سے تنہا نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اجتماعی نظام بنانے پر مجبور ہے۔[22]اسی لیے دین اسلام نے ہر ان دو انسانوں پر جو ایک دوسرے کے قریب رہتے ہوں آپس کی محبت اور امداد کی ذمہ داری رکھی ہے۔ اسلامی تہذیب کے اس زریں اصول سے آج کل کی مہذب سوسائٹیاں عاری ہیں۔ ان میں بسنے والے لوگ عموما ایک دوسرے سے لاتعلق اپنی اپنی زندگیوں میں مگن رہتے ہیں۔ دین اسلام کی تعلیم اس کے برعکس ہے۔ وہ مستقل ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک پر زور دینے کے ساتھ تھا مختصر وقت کے ساتھی کے ساتھ بھی شائستہ سلوک کی تاکید کرتا ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

"وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَ"[23]

(حسن سلوک کرو قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسائے سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں (غلام، کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔)

[20] David Cooper,The death of The Family,penguinHarmonds work,1972,p:342.
Abu Ali Ahmad bin Muhammad,TehzebulAKhlaq,TehqeqIbnulKhateeb(Makah:Alsqafatudenea)1/22-23.[21]
AlGazali,Abu Hamid ,Muhammad bin Muhammad,IhyaulUlom Al Den(BerotLabnan:DarUlMarefa),3/225-226[22]
[23] Alnisa:36

قرآن کریم میں ہمسایوں سے بہترین تعلقات اور روابط قائم کرنے کے لیے یہ ایک اصولی ہدایت ہے اس کی مزید تائید نبی مکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک ساتھیوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے اور پڑوسیوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔

المیہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا کے اس دور میں اسلامی معاشرہ بھی انفرادیت کی راہ پر گامزن ہے۔ اسلام کا جو اجتماعی خاندانی نظام تھا اب اس کی کمی ہوتی جارہی ہے۔ اس انفرادیت کے اسباب الیکٹرونک میڈیا کی تباہ کاریاں، سوشل میڈیا پر مصروف احباب کو اپنے افرادِ خانہ کا بھی کچھ خیال نہیں ہوتا۔ جس کے نتیجہ میں اسلام کا خاندانی نظام تباہی کے دہانے پر ہے۔

اسلامی تہذیب وتمدن پر مغرب کے تصور حریت اور جدت پسندی کے اثرات:

مغرب کے تصور آزادی جدت پسندی اور روشن خیالی کے تصورات نے اسلامی معاشروں پر انتہائی خطرناک اثرات مرتب کئے ہیں۔ ان تصورات نے آزادی نسواں کی تحریکوں کو جنم دیا جو حقوق کے تحفظ کے نام پر اخلاقی اقدار کو ناقبل عمل سمجھتی ہیں خصوصا جنسی مساوات کے نظریہ نے عورت کو ہر میدان میں مردوں سے آگے بڑھنے اور مردوں کے دائرہ کار میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے کی ذہنیت پیدا کی ہے۔ حقیقت یہ ہے یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں مجموعی طور پر عورت مرد کی طرح بن کر کچھ کرنے میں توناکام رہتی ہے مگر اپنے خاندانی نظام سے بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ خاندان کیلئے انتظامی سربراہ مرد کو بنایاہے اور اس کو "قوام" کے منصب سے سرفراز کیاہے۔ جنسی مساوات کے نام سے یہ تصور قوامیت ختم ہو کر رہ گیاہے۔ بڑھتی ہوئی جنسی بے راہ روی اور اسقاط حمل جیسی برائیاں اسی تصور آزادی کی پیدا کردہ ہیں۔ ڈاکٹر خالد علوی کہتے ہیں:

> "مسلمان معاشرے مغرب کی نقالی میں اور مغرب کے دباؤ کی وجہ سے اپنی عورتوں کو آزادی پر آمادہ کر رہے ہیں اس کا انجام معاشرتی اداروں کی تباہی اور اخلاقی فساد کے سوا کچھ اور نہیں ہو گا۔"[24]

مغرب کے تصور آزادی اور جدت پسندی نے اسلامی معاشرہ کے اخلاقی آداب واطوار پر بھی گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ آج امت مسلمہ جدت پسندی کی اس دوڑ میں ایسی مست ومگن ہے اسلامی اقدار وروایات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسلامی تہذیب و تمدن کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ جب تک ہمارا خاندانی نظام اسلام کی بنیادوں پر استوار نہیں ہوتا اس وقت تک اسلامی تہذیب وتمدن کا احیاء محال ہے۔

---

[24] Dr Khalid Alvee,Taleem or JadeedTehzebeChelenges(Islamabad:DawahAcdemy International

اظہارِ رائے کی آزادی کے اسلامی تہذیب پر اثرات:

انسان کی زبان ایک ایسا آلہ ہے ہے جو مہذب اور غیر مہذب، شائستہ اور ناشائستہ لوگوں کے درمیان فرق اور امتیاز قائم کرتا ہے۔ اور تہذیب وشائستگی کے معیار کو پرکھتاہے۔ مغرب کے تصورِ آزادی نے تہذیب و تمدن کے معیار کو بدل کر رکھ دیا ہے غیر مہذب اور ناشائستہ گفتگو کی ترویج میں ٹی وی چینلز نہایت ہی منفی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اکثر ٹاک شوز میں ایک دوسرے کے خلاف صرف ایسے نازیبا الفاظ کہے جاتے ہیں جو سنجیدہ اور غیر مہذب گفتگو کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ ان ٹاک شوز میں تمام اشخاص ایک ہی وقت میں دوسرے کی بات سننے کے بجائے اپنے موقف کو اس انداز میں بیان کرتے چلے جاتے ہیں دوسروں کو بولنے کا موقع نہیں ملتا اور گالی گلوچ کا ماحول قائم ہوتا ہے یہ طریقہ کار منفی طرزِ عمل اور منفی طرزِ گفتگو کو متعارف کروا رہے ہیں۔ دینِ اسلام ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے کی بجائے نرمی اور اچھی بات کہنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔

"وقولو لنا س حسنا."[25]

(لوگوں سے اچھی بات کہو۔)

حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

"لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفا حش ولا البذی۔"[26]

(مومن طعنہ نہیں دیتا لعنت نہیں کرتا اور فحش گوئی نہیں کرتا۔)

پروگرام مزاحیہ گفتگو ہنسی مذاق اور لایعنی گفتگو پر مشتمل ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے لایعنی سے بچا جائے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"من حسن الاسلام المرء ترکه مالا یعنیه۔"[27]

انسان دوسروں کو ہنسانے دل لگی کے لیے مزاحیہ گفتگو کرتا ہے لیکن وہی گفتگو اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"ویل للذی یحدث با لحدیث لیضحک به فیکذب فویل له فویل له"[28]

(ہلاکت ہے اس شخص کے لیے ہے جو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کہتا ہے ہے پس ہلاکت ہے اس کے لیے اس کیلئے ہلاکت ہے۔)

Albaqra:83[25]
Bukhari,Aljame Al Saheh,KitabulAdab,Hades No6044.[26]
Tirmazi.Kitabul Al Zuhad,Hades No2310.[27]
Tirmazi.Kitabul Al Zuhad,Hades No2310.[28]

لایعنی ہنسی مذاق والی گفتگو سنجیدہ اور باوقار شخصیت کے منافی ہے۔ گفتگو کا یہ انداز انسان کے اندر سے سنجیدگی اور وقار جیسے اعلی اخلاق کو ختم کر دیتا ہے۔ جبکہ دین اسلام سنجیدگی تدبر اور میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا سنجیدگی تدبر اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔[29]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا:

"ان "فیک خصلتین یحبهما الله الحلم والا ناة"[30]

(بے شک تمہارے اندر دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالی پسند فرماتا ہے۔ایک حلم و عقل اور دوسری وقار وتدبر۔)

اظہار رائے کی آزادی کا غلط استعمال:

اظہار ائے کی اس آزادی کی وجہ سے اسلامی ملک پاکستان کے میڈیا کے ذریعہ سے ایک دوسرے پر جو کیچڑ اچھالا جاتا ہے اسلامی تعلیمات میں اس کی بالکل گنجائش نہیں ہے، میڈیا کے اس بھیانک کردار کی وجہ سے ہماری نئی نسل اخلاقی تباہی کی طرف گامزن ہے۔اسلامی تہذیب وتمدن کو مفقود کرنے کی ایک دجالی سازش ہے۔اگر اس کا ازالہ نہ کیا گیا تو اسلامی معاشرہ نام کا اسلامی رہ جائے گا اور جس میں اسلامی اقدار و اطوار ناپید ہوں گی۔بحیثت مسلمان ہمارا ایمانی فرض ہے ہم اپنی آواز بلند کریں کہ ہمارے الیکٹرونک میڈیا کو اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء میں کردار ادا کرنا چاہئے۔اسلامی اصول و ضوابط کی مکمل پاسداری کرنی چاہیے۔

عام بول چال میں انگریزی زبان کا بے دریغ استعمال بھی لمحہ فکریہ بن چکا ہے۔ بعض لوگ ہر جملے میں دو تین الفاظ انگریزی کے بول جاتے ہیں بسا اوقات آدھا جملہ اردو میں اور آدھا انگریزی میں بولتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اردو زبان کی ادبیات اور لطافت صحت خراب ہوتی جارہی ہے۔ ایک وقت میں دو زبانوں میں گفتگو کرنے سے انسان کی شخصیت بھی متلون مزاج ہو جاتی ہے۔ کہ زبان کا انسان کی شخصیت اور کردار پر گہرا اثر ہوتا ہے۔زبان میں ایک نیا بگاڑ ہے موبائل فون میں میسج کے ذریعے میں آرہا ہے۔ جس میں انگریزی رسم الخط میں اردو کے الفاظ تحریر کیے جاتے ہیں۔ میسج کے ذریعے ایک نئی زبان نئی تہذیب غلط رویہ غلیظ معاشرت اور زندگی بے ہودہ اشارے اور جملے ایجاد کیے گئے ہیں۔ زبان کی نزاکت و لطافت کو ختم کر دیا ہے۔ اور سہولت کے نام پر زبان کا حلیہ ہی بگاڑ دیا ہے۔ تاکہ کم سے کم وقت میں کم سے کم الفاظ میں بات کی جاسکے۔زبان سے متعلق بھی ہمیں

Tirmazi.Kitabul Al Ber,Hades No2010.[29]

[30]-Tirmazi.Kitabul Al Ber,Hades No.2011.

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھنا ہو گا ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بڑی تیزی کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے اس پر اعتراض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے تیزی کے ساتھ گفتگو نہیں کرتے تھے بلکہ اس طرح ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتے تھے اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو گننا چاہتا تھا تو گن سکتا تھا۔[31]

تکلم کے اصول: ہماری ذمہ داری ہے کہ ہمارے تکلم سے بھی اسلامی تہذیب وتمدن کے تکلم کے اصول نظر آنے چاہیں بات میں صداقت گفتگو میں نرمی، جدل وجدال سے اجتناب۔ اپنے تکلم میں اپنی زبان پر فخر ہو احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ دین اسلام کے فروغ کیلئے دیگر زبانوں کے سیکھنے کی ترغیب ہے ممانعت نہیں۔ تکلم میں بھی آپ ﷺ کے انداز گفتگو کو ملحوظ رکھیں۔

اسلامی تہذیب وتمدن پر ذرائع ابلاغ کے اثرات:

اسلامی ممالک میں مغربی تہذیبی تصورات کے فروغ میں ذرائع ابلاغ کا بہت بڑا کردار ہے۔ عالمی اطلاعات کے اس نظام میں 90 فیصد ذرائع ابلاغ پر ترقی یافتہ مغربی سامراجی ممالک کی اجارہ داری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی تہذیب وثقافت کے اثرات تمام دنیا عالم میں پہنچ رہے ہیں اسلامی ممالک کے ذرائع ابلاغ پر یہودیوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے تہوار ایسے دکھائے اور منائے جاتے ہیں گویا کہ یہ مسلمانوں کے بھی تہوار ہو ویلنٹائن ڈے، بسنت، ہیپی نیو ایئر، کے پروگراموں کا جوش وخروش کے ساتھ اظہار کیا جاتا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ مسلمانوں کو تہذیب وتمدن سے عاری دہشتگرد قوم کے طور پر پیش کرتے ہیں اور خود کو انسانیت کا نجات دہندہ اور حقوق کا علمبردار قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کا یہ دعویٰ ان کے اخلاق وکردار کے بالکل برعکس ہے یہ اپنے رحم وشفقت کے تمام دعوؤں میں بلکل منافق ہیں مغرب کا اصل چہرہ اور حقیقت ک ڈاکٹر مصطفی السباعی کے الفاظ میں "گزشتہ دو عالمی جنگوں میں مغرب اقوام کی سنگدلی کے آثار اور اسلامی میں مشرق وسطیٰ میں ان کے اخلاق واعمال واضح گواہی دے رہے ہیں کہ حکمرانی اور جنگ کے میدان میں ان لوگوں کا کردار حد درجہ ظالمانہ اور بربریت کا نمونہ تھا ان لوگوں کی یہ منافقانہ پالیسی اب کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی مجالس میں تو اپنی تہذیب وتمدن اور انسانیت دوستی اور محبت و شفقت کا رخ کرتے ہیں لیکن اپنی لڑائیوں میں میں اپنے مقبوضات میں اور میں اپنے وحشی پن اور خون ریزی کا مظاہرہ کرتے ہیں"۔[32] اس کے برعکس اسلام تو جنگوں میں بھی تہذیب وتمدن کو ملحوظ رکھنے کا درس دیتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

Abu Dawod,sunan Abu Dawod,KitabulAdab ,Hdes No,5005[31]

Marof Shah Sherazi ,IslamiTehzebky Chand DrkhshanPehlo(Lahore:Islamic Pablications,2006 AD),163.[32]

ہے ہے جہاد کے دوران عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے سے منع کرتے ہیں ہیں اسی طرح کافروں کی لاشوں کا مثلہ کرنے سے بھی منع کیا ہے حالانکہ اس وقت عرب میں دشمنوں کا مسئلہ کرنے کا عام رواج تھا۔

اسلامی تہذیب وتمدن کے احیاء کے نبوی اصول:

آپ ﷺ کی تمام سیرت ہی اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء سے لبریز ہے اس میں چند بنیادی اصولوں کا تذکرہ کیا ہے (1) ایمانیات سے اسلامی تہذیب و تمدن کا احیاء (2) نظامِ عبادات سے اسلامی تہذیب کا احیاء، (3) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے اسلامی تہذیب وتمدن کا احیاء (4) تعلیم و تعلم سے اسلامی تہذیب وتمدن کا احیاء۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر سے احیاء:

اسلام میں تبلیغ و دعوت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت غیر معمولی ہے: قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔

"وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"[33]

(تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔)

اس آیت کریمہ سے مقصود یہ ہے کہ اس امت میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو خیر کی دعوت دے، اچھائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ ایک جماعت کی مکمل ذمہ داری ہے کہ وہ صرف دعوت و تبلیغ کرے الحمد للہ عالم اسلام میں کئی جماعتیں دعوت و تبلیغ کے نام سے محنت کر رہی ہیں اور امت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہی ہیں لیکن ان دعوت و تبلیغ کی جماعتوں کو بھی چاہئے کہ دعوت کا کام اس منہج پر کریں جو منہج سیرتِ طیبہ سے سمجھ آتا ہے۔ اپنے اپنے مناہج کو منہج نبوی پر لائیں۔ اللہ کریم ارشاد نے فرمایا:

"فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ"[34]

(سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے، تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں، جب ان کی طرف واپس جائیں، تاکہ وہ بچ جائیں۔)

Aale Imran:104[33]

[34] Al Tobah:122

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری امت کے ہر فرد پر حسب مقدور واجب ہے، سیدنا ابو سعید خدری (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص جب کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے مٹادے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے سمجھادے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو (کم از کم) دل سے (ضرور) برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔"[35]

دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری امت کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ جس کی جتنی دسترس ہے اس کے مطابق وہ اس دعوت کے کام کو اپنا کام بنائے۔ یہی وہ بنیادی طریقہ ہے جس کو اپنا کر تمام انبیاء نے اپنی امتوں کی اصلاح کی آخر میں حضرت محمد ﷺ نے بھی دعوت کے عمل سے ہی دین کو زندہ کیا۔

اسلامی تہذیب وتمدن کے احیاء کیلئے تعلیم و تعلم کو فروغ:

علم و تعلیم اور اسلام: علم کے معنی یقین و معرفت اور کسی شی کی حقیقت کے ادراک کے ہیں۔ تعلیم سے مراد سکھانا، پڑھانا اور تلقین کرنا ہے۔ علم و تعلیم کے اس مفہوم کو سامنے رکھ کر جب ہم اسلامی تعلیمات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اُن چیزوں کی بار بار تلقین کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ سیکھیں، پڑھیں، اشیا کی حقیقت سے واقف ہوں اور یقین و معرفت حاصل کریں۔ گویا علم و تعلیم اور اسلام کا نہایت گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ علم و تعلیم اور اسلام لازم و ملزوم ہیں۔ سا سلام میں علم کی اہمیت: جیسا کہ اوپر بتایا گیا، اسلام اور علم کا گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ چنانچہ اسلام نے اپنی تعلیمات میں جابجا تعلیم و تعلم پر زور دیا ہے۔ اسلام میں علم کو جس قدر غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ حسب ذیل نکات سے بخوبی ہو جائے گا:

پہلی وحی لکھنے پڑھنے اور تعلیم و تعلم سے بحث کرتی ہے: آنحضورؐ پر نازل ہونے والی پہلی وحی ہی لکھنے پڑھنے اور تعلیم و تعلم سے بحث کرتی ہے۔ وحی کے الفاظ ہیں:

"عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ"

(جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ تعلیم فرمایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔)

اندازہ کیجیے پہلی وحی کی پانچ آیات میں پڑھنے، قلم اور علم و تعلیم سے متعلق چھ الفاظ ہیں اور پہلا لفظ ہے "پڑھیے"۔

---

[35]Muslim,KitabuEman,Hades No 49.

پہلا لفظ اقرأ کے علاوہ کچھ اور بھی ہو سکتا تھا اور پڑھنے اور قلم و تعلیم کا ذکر صرف ایک آیت تک بھی محدود رکھا جا سکتا تھا۔ لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ پہلی ہی وحی میں اور تکرار کے ساتھ علم و تعلیم کا ذکر حکیمِ مطلق رب العالمین نے علم کی غیر معمولی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے فرمایا ہے۔

فرشتوں کے مقابلہ میں آدمؑ کی برتری علم کے ذریعہ ثابت کی گئی: اسلام میں علم کی اہمیت اس حقیقت سے بھی نمایاں ہے کہ فرشتوں کے مقصدِ تخلیقِ آدم سے متعلق کیے گئے سوال کے جواب میں ان پر واضح کیا گیا کہ اس کو وہ علم عطا کیا گیا ہے جو تم کو حاصل نہیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:"وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّهَا"[36] اور اللہ نے آدم کو تمام اشیا کے نام سکھا دیے۔

تعلیم آنحضورؐ کی منصبی ذمہ داری ہے:۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم مقصد لوگوں کی تعلیم و تربیت تھا۔ آپؐ کا فرمان ہے:

"اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً۔"[37]

(مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔)

قرآن حکیم نے متعدد مقامات پر آپؐ کے لوگوں کو کتاب و حکمت کی تعلیم دینے کا تذکرہ کیا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ."[38]

(بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا، انہیں پاک کرتا اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔)

3. خلاصہ بحث:

اسلامی تہذیب کے احیاء کیلئے آپ ﷺ نے عقائد کی اصلاح کے ساتھ تعلیم و تعلم کا سلسلہ شروع کیا مکہ مکرمہ میں دار ارقم میں تعلیم و تعلم کے سلسلہ کا آغاز کیا ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں باقاعدہ مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد صفہ کے چبوترے پر تعلیم و تعلم کا سلسلہ شروع فرمایا۔ عصر حاضر میں بھی اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کیلئے ہمارے تعلیمی نظام کو اسلامی اقدار و روایات کے مطابق ہونا چاہئے اس میں ایک پیش رفت ہوئی ہے تمام جامعات میں ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیمات کا آغاز ہو

[36]Albaqrah:30-3
[37]IbneMajah ,Sunan e Ibne Majah,1/224.81.
[38] Ale Imran:164.

رہاہے اس سے بھی اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء میں مدد ملے گی۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں مغربی تہذیب و تمدن کی جو چھاپ نمایاں نظر آتی ہے۔ اس عمل سے انشاءاللہ اس کا بھی خاتمہ ہو گا۔

مقالہ ہذا کو تین اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے مقالہ کے پہلے حصہ میں موضوع تحقیق کا تعارف اہمیت اور علمی اور فکری پس منظر واضح کیا گیا ہے نیز اس موضوع پر موجود سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالہ کے مختلف اجزاء کی داخلی تقسیم و ترتیب واضح کی گئی ہے۔ دوسرے جز میں پاکستانی معاشرہ میں اسلامی تہذیب کے احیاء کی صورتیں اور اصول متعارف کروائے گئے، اسلامی تہذیب پر مغربی تہذیب کے اثرات واضح کئے نیز اسلامی تہذیب کے احیاء میں رکاوٹوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ تیسرے جز میں نتیجہ مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔ موضوع تحقیق کا سوال تھا پاکستانی معاشرہ میں اسلامی تہذیب کا احیاء کیسے ممکن ہے؟ سیرت کے مطالعہ سے چند اصول سامنے آئے عقائد و عبادات، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور تعلیم و تعلم کے فروغ سے اسلامی تہذیب کا احیاء کیا جا سکتا ہے۔